

1/27

48809
357

Date: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



آلہ اللہ لائق و علمائے کرام و مددگاروں کی خدمت میں

کیا فرماتے ہیں مقتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں؟
 مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے علاقے کے لوگ فروٹ کمپنی سے سال کے دوران
 (مشرور یا درمیان) میں نقد پیسے لیتے ہیں فروٹ کمپنی والے یہ پیسے اس شرط پر
 دیتے ہیں کہ سال کے آخر میں زمیندار پھل انہی کے پاس بیچنے کیلئے لائیکا مندرجہ
 یہ کہ کمپنی والے عموماً 7 مہینہ کمیشن بھی لیتے ہیں واضح رہے ان کے ہاں یہ اصولی
 ہے کہ اگر زمیندار وعدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کسی دوسری کمپنی میں پھل بیچنے
 کیلئے جائے تو کمپنی ثانی کے عمومی کمیشن لینے کے باوجود کمپنی اول بھی کمیشن لینے کا جائز ہوگی
 لہذا اکثر اوقات تو کمپنی اول والے کمیشن نہیں لیتے لیکن بعض اوقات ان کے پاس
 نہ لے جانے کے باوجود ان کے مذکورہ اصول کی بناء پر کمیشن وصول کر لیتے ہیں

اب پوچھنا یہ ہے کہ:

- ۱۔ کمپنی والے کا ائندہ اصول کے مطابق کمیشن لینے کا کیا حکم ہے؟
- ۲۔ زمیندار کیلئے مذکورہ تفصیل کے مطابق پیسے لینا جائز ہے یا نہیں؟
- ۳۔ اگر زمیندار پیسے لے لے مگر اسی کمپنی میں پھل نہ لے کے جائے بلکہ کسی دوسری کمپنی
 میں لے کے جائے اور کمپنی اول والے زمیندار سے ان کے اصول کے مطابق کمیشن
 بھی نہ لے تو اس صورت کا کیا حکم ہوگا؟

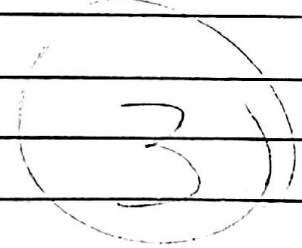
المستفتی: بندہ نور علی بن فضل الدین

پتہ: ضلع پشین تحصیل برشور

توبہ کاٹری ولہد علیہ زئی (بلوچستان)

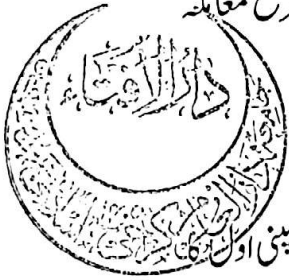
موبائل نمبر: 03318492287

(جواب منسلک ورق پر ملاحظہ فرمائیں)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الجواب حامداً ومصلياً

جواب سے پہلے بطور تمہید جاننا ضروری ہے کہ کمیشن ایجنٹ کا قرض دیتے وقت یہ شرط لگانا کہ زمیندار پھل فروخت کرنے کے لئے اسی کے پاس ہی لائے گا، شرعاً یہ شرط، شرطِ فاسد ہے، جس کی پابندی زمیندار کے ذمہ لازم نہیں، تاہم اس کی وجہ سے قرض کے معاملہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا، بلکہ اس سے قرض لینا درست ہے، بشرطیکہ اس کے پاس پھل لے جانے کی صورت میں وہ زمیندار سے اجرت مثل ہی لیتا ہو یعنی اتنا کمیشن لیتا ہو جتنا کہ دوسرے لوگوں سے لیتا ہے، لیکن اگر وہ قرض دینے کی وجہ سے کمیشن معمول سے زیادہ لیتا ہو یا قرض کی واپسی پر زائد رقم کا مطالبہ کرتا ہو تو یہ ایسی صورت میں یہ سودی معاملہ ہو گا جو کہ شرعاً جائز نہیں ہے، اور اس طرح معاملہ کرنے سے شرعاً اجتناب کرنا لازم ہے۔



اس تمہید کے بعد آپ کے سوالات کا جواب عرض ہے۔

- (۱)۔۔۔ صورتِ مسئلہ میں زمیندار کا کمپنی اول کے پاس پھل نہ لے جانے کی صورت میں بھی کمپنی اول کے پاس پھل لینا چونکہ قرض دینے کی وجہ سے ہے اس لئے یہ شرعاً سود میں داخل ہو کر ناجائز اور حرام ہے۔
- (۲)۔۔۔ کمپنی اول کے پاس پھل لے جانے کی صورت میں اگر وہ قرض دینے کے بعد اپنا کمیشن اتنا ہی لیتی ہے جتنا کہ عموماً دوسرے لوگوں سے لیتی ہے تو اس سے قرض لینا درست ہے، لیکن اگر قرض کی وجہ سے کمپنی والے کمیشن معمول سے زیادہ لیتے ہیں یا قرض کی واپسی پر زائد رقم کی شرط لگاتے ہیں تو ایسی صورت میں زائد رقم کے اندر سودی معاملہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ کمپنی سے قرض لینا جائز نہیں۔
- (۳)۔۔۔ صورتِ مسئلہ میں اگر زمیندار نے کمپنی اول کو پھل دینے کا وعدہ کیا ہے تو اگر وہ کمیشن معمول کے مطابق لیتا ہے تو وعدہ کی پاسداری کرتے ہوئے زمیندار کے لئے ضروری ہے کہ اسی کمپنی کو پھل دے، لیکن اگر وہ وعدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کسی اور کمپنی کو پھل دیتا ہے، تو مذکورہ معاملہ تو فی نفسہ جائز ہو جائے گا، البتہ وعدہ کی خلاف ورزی کا گناہ ہو گا۔

الدر المختار - (۵ / ۱۶۵)

(و) فیہا (القرض لا یتعلق بالجائز من الشروط فالفساد منها لا یبطله ولكنہ یلغو شرط رد شیء آخر فلو استقرض الدرہم المكسورة علی أن یؤدی صحیحاً کان باطلا)۔۔۔ وفي الخلاصة القرض بالشرط حرام والشرط لغو بأن یقرض علی أن یکتب بہ إلى بلد کذا لیوفی دینہ. وفي الأشباه کل قرض جر

جاری ہے۔۔۔

نفعا حرام... وفيها شراء الشيء اليسير بثمن غال لحاجة القرض يجوز ويكره وأقره المصنف.

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (٥ / ١٦٦)

(قوله كل قرض جر نفعا حرام) أي إذا كان مشروطا كما علم مما نقله عن البحر، وعن الخلاصة وفي الذخيرة وإن لم يكن النفع مشروطا في القرض، فعلى قول الكرخي لا بأس به.

الدر المختار (٥ / ١٦٧)

وفيها شراء الشيء اليسير بثمن غال لحاجة القرض يجوز ويكره وأقره المصنف.

وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (٥ / ١٦٧)

(قوله يجوز ويكره) أي يصح مع الكراهة وهذا لو الشراء بعد القرض لما في الذخيرة، وإن لم يكن النفع مشروطا في القرض، ولكن اشترى المستقرض من المقرض بعد القرض متاعا بثمن غال، فعلى قول الكرخي لا بأس به وقال الخصاص: ما أحب له ذلك وذكر الحلواني أنه حرام، لأنه يقول لو لم أكن اشتريته منه طالبني بالقرض في الحال، ومحمد لم ير بذلك بأسا وقال خواهر زاده: ما نقل عن السلف محمول على ما إذا كانت المنفعة مشروطة وذلك مكروه بلا خلاف.

وما ذكره محمد محمول على ما إذا كانت غير مشروطة وذلك غير مكروه بلا خلاف..... والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب

على الرحمن

دارالافتاء جامعة دارالعلوم كراچی

١٠/ صفر المظفر / ١٤٣٣ھ

٢٣/ نومبر / ٢٠١٥ء

الجواب

محمد

١٠/ ٢٤/ ١٤٣٤ھ



Handwritten signature in Urdu script.

